Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انا الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم دوشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۶/۲۱	۶ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۲۶ ذیقعد ۱۳۸۶ھ ۶ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۱۵ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۴ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے تاہم محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بخار، زکام اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ گزشتہ رات آپ کو بہت بے چینی رہی اور اب بھی بخار ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔۰ ربوہ ۵ فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"رات سخت بے چینی رہی
اس وقت بخار ۱۰۱ ہے۔ کھانسی
بہت ہے جسم میں درد بھی
زیادہ ہے"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۔۰ علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس مورخہ ۱۷ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اجلاس میں تشریف فرما ہوں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج "پیشگوئی درباره غلبۂ اسلام"

۲۔ مکرم سید مسعود احمد صاحب ایم۔اے "پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام"

۳۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل "پیشگوئی درباره ڈاکٹر ڈوئی"

احباب سے درخواست ہے کہ بکثرت شمولیت کرکے استفادہ فرمائیں۔

(خاکسار ابو العطاء)

۔۰ قائدین اضلاع و قائدین مقامی سے التماس ہے کہ وہ حکومت پاکستان کی جانب سے ہفتہ شجرکاری کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی اپنی مجالس اور خدام کو تلقین کریں کہ وہ ہفتہ شجرکاری کے دوران زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ (مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عمل صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو یعنی محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو

عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی چاہیئے اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ

"اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکھو عمل صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دنیا کا بننا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے۔ ایسی حالت سے بچنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا۔ عمل صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو۔ پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گزارے کی صورتیں خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں، مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ انسان کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتوں کا خیال دل میں لائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمان پر ہے۔ دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو اس میں بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبت کا نمونہ دنیا کے اندر ماں کی محبت میں قائم ہے کہ وہ اپنے بچے سے کسی غرض کے واسطے محبت نہیں کرتی بلکہ وہ محبت طبعی ہوتی ہے۔ اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تو اپنے بچے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے، مرے یا زندہ رہے کوئی بازپرس تجھ سے نہیں ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچے کے حق میں موت کا کلمہ منہ سے نکالتا ہے۔ اور محبت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے بچہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہیں کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت میں ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اسی سے انس پکڑتا ہے۔ دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے۔ جب بچہ نادان ہو کر ماں کی محبت کے عوض میں محبت کرتا ہے تو خدا ایک بچے سے بھی گیا گزرا ہے کہ وہ تمہاری محبت کا عوض تم کو نہ دے گا؟ وہ ضرور محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جیسا انسان نرم رفتار سے خدا تعالیٰ کی طرف چلتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم ص۹۶، ۹۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء

"آؤ پھر سے اسلام پر ایمان پیدا کریں"

مولانا ابوالحسن صاحب ندوی فرماتے ہیں:۔

"یہ وقت عالم اسلامی میں ایک نئی اسلامی دعوت کا متقاضی ہے۔ اس دعوت و جدوجہد کا نعرہ اور نشانہ ہو "آؤ پھر سے اسلام پر ایمان پیدا کریں"۔ لیکن تنہا نعرہ کافی نہیں ہے اس میں پہلے وہ نفسیاتی راستہ سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے جس سے عالم اسلام کے موجودہ برسر اقتدار طبقہ کے دل و دماغ تک پہنچا جا سکے اور اسے اسلام کی طرف لوٹایا جا سکے آج عالم اسلام کو ایسے مردانِ کار کی ضرورت ہے۔ جو صرف اسی دعوت کے ہو رہیں۔ اپنا علم، اپنی صلاحیتیں اور اپنا مال و متاع اس کے لئے وقف کر دیں۔ کسی جاہ و منصب یا عہد حکومت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ کسی کے لئے ان کے دل میں کینہ و عداوت نہ ہو، فائدہ پہنچائیں مگر خود فائدہ نہ اٹھائیں۔ دینے والے ہوں لینے والے نہ ہوں ان کا طرزِ عمل سیاسی راہ نماؤں کے طرزِ عمل سے ممتاز اور ان کی دعوت و جدوجہد سیاسی تحریکوں (جن کا مطمح نظر محض حصول اقتدار ہوتا ہے) سے مختلف اور جدا گانہ ہو۔ اخلاص کا شعار ہو اور نفس پرستی خود پسندی اور ہر قسم کی عصبیت سے بالاتری ان کا امتیاز — آج ایسے علمی اداروں عالم اسلامی کی بڑی اہم ضرورت ہیں جو ایسا طاقتور نیا اسلامی ادب پیدا کریں جو ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو دوبارہ کھینچ کر اسلام — وسیع معنوں میں اسلام — کی طرف لا سکے اور انہیں مغرب کے فلسفوں کی ذہنی غلامی سے نجات دلا سکے۔ (مولانا سید ابوالحسن ندوی)

(المنبر ۲۹ شوال ۱۳۸۶ھ ص۵)

یہ اقتباس ہفت روزہ المنبر سے نقل کیا گیا ہے جس نے اسے ۲۹ شوال ۱۳۸۶ھ کے پرچہ کے صفحہ ۵ پر چوکھٹے میں شائع کیا ہے۔ مولانا یہ باتیں دیر سے فرما رہے ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے تجربہ سے بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ کیونکہ جہاں تک ہمیں علم ہے انہوں نے باوجود کوشش کے عملی میدان میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ قابل غور یہ بات ہے کہ باوجود کوشش کے کامیابی نہ ہونا کس وجہ سے ہے۔ آیا اس میں کوئی خامی تو نہیں؟ ہمیں آپ کے خلوص اور نیت پر قطعاً شک نہیں۔ ہم کو اعتراف ہے کہ آپ نیک نیتی اور خلوص دلی سے "دعوتِ ایمان" دے رہے ہیں مگر اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ آپ میدان عمل میں ایک انچ بھی قدم نہیں بڑھا سکے۔ حالانکہ آپ اس میدان میں اکیلے نہیں ہیں۔ بہت سے دل ہیں جو اسی آرزو میں جل رہے ہیں۔ اور بہت سے جگر ہیں جو اسی تمنا میں تڑپ رہے ہیں۔

خود مولانا کو اس امر کا علم ہے کہ وہ جس سے ملتے ہیں اور اپنا مدعا جن عالم فاضل لوگوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ اکثر ان میں سے پکار اٹھتے ہوں گے کہ یہ آپ نے ان کے دل ہی کی بات فرمائی ہے۔ مگر اس کے باوجود کہ ایک نہیں دو نہیں چار نہیں سو نہیں ہزاروں اہلِ دل کے ساتھ مشترک الخیال ہونے کے آپ کوئی ایسی جماعت۔ ٹھوس کام کرنے والی جماعت اپنے گرد جمع نہیں کر سکے۔ یہ تو بارہا ہوا ہوگا کہ جب آپ نے کسی کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھا ہوگا۔ تو وہ گھڑی دو گھڑی کے لئے نہ سہی۔ دس دن۔ دس مہینے کے لئے جوش و خروش سے بھر گیا ہوگا۔ مگر پھر آپ نے دیکھا ہوگا کہ کوئی دو قدم چل کر اور کوئی دس قدم چل کر آپ کا ساتھ چھوڑ گیا ہوگا۔ آپ نے لٹریچر بھی شائع کیا ہوگا۔ ہزاروں نے اس پر سر دھنے ہوں گے۔ مگر میدان میں نکل کر مائی کا لال کوئی نہیں ہوگا۔ جس نے کچھ کام کیا ہو۔ اور آخر آپ ہر کام کو چھوڑ کر رہ گئے ہوں گے۔ مایوس ہو کر سوچ میں پڑ گئے ہوں گے۔ خود مندرجہ بالا آپ کی عبارت ہی اس کی چغلی کھا رہی ہے۔ —

خدا کی نگری میں ہم جیئے ہیں خدا کی نگری میں ہم مرینگے

خدا کی نگری میں ہم جیئے ہیں خدا کی نگری میں ہم مرینگے
یہی ازل سے ہے عہد اپنا یہی کیا ہے یہی کریں گے

ہزار ابلیس لائے لشکر ہزار ساماں ہوں ساتھ اس کے
نکل کے میداں میں ہم لڑینگے مقابلہ سے نہیں ڈرینگے

خدا کے فضل و کرم سے اس کو شکست پر ہم شکست دینگے
ہمارا ہتھیار ہے دعائیں ہم انشاء اللہ نہیں ہرینگے

ہزار طوفاں موج مارے وہ کوہِ جودی کے ہیں کنارے
سوار کشتیٔ نوحؑ پہ ہیں وہ ڈوب جائیں گے ہم تریں گے

ہر ایک ذرے کو دھو کے اشکوں سے پاک و صاف اتنا کر دیا ہے
نماز عرشِ بریں پہ ہوگی جو فرشِ ربوہ پہ سر دھرینگے

وہ سانس بخشی ہمیں مسیحا نے جس میں ہیں زندگی کی لہریں
وہ مُردہ تنویر جی اٹھے گا لحد پہ ہم جب کبھی دم بھرینگے

۴) جب یہ حالت ہے اور یقیناً یہی حالت ہے تو پھر کیا یہ امر قابل غور نہیں ہے کہ مولانا آپ اس امر کا جائزہ لیں۔ کہ دعوت میں کیا خامی ہے۔ حالانکہ بظاہر الفاظ میں کوئی خامی نہیں آپ کے خلوص اور نیت میں بھی کوئی خامی نہیں۔ آپ کی کوششوں میں بھی کوئی خامی نہیں۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ ان تمام باتوں کے باوجود وہ کونسی خامی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے آپ کو ایک ذرہ بھر بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ سوچئے کہیں ایسا تو نہیں ہے۔ کہ آپ کی سعی آپ کے خلوص آپ کی نیت تائیدِ الٰہی سے مبرا ہو۔ آپ اللہ تعالے کی تائید کی بجائے محض اپنی عقلی تجاویز پر بھروسہ کئے بیٹھے ہوں۔ آپ سمجھتے ہوں کہ آپ نے موجودہ مسلمانوں کی بیماری کی مکمل تشخیص کر لی ہے۔ اور اس کا علاج اپنی عقل کے ذریعہ سے معلوم کر لیا ہے۔ مگر نسخہ پر "ھوالشافی" لکھنا بھول گئے ہوں۔

آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ تجدید احیائے دین سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے موجودہ مسلمانوں کے حالات دیکھ کر یہ سمجھا ہے کہ

"یہ وقت عالم اسلامی میں ایک نئی دعوت کا متقاضی ہے"۔
"آؤ پھر سے اسلام پر ایمان پیدا کریں"۔

آپ نے یہ ٹھیک سمجھا ہے اور آپ نے یہ بھی ٹھیک سمجھا ہے کہ ایسی تحریک چلانے کے لئے کس قسم کے انسانوں کی اور کس قسم کے اداروں کی ضرورت ہے۔ یہ سب ٹھیک ہے مگر آپ نے یہ سب کچھ اپنی عقل کی حد تک ہی سمجھا ہے۔ اپنے مادی احساس کی حد تک ہی محسوس کیا ہے۔ کاش آپ اپنے آپ سے۔ اپنی عقل کے دام سے نکل کر قرآن کریم اور احادیث نبوی سے مشورہ کرتے۔ کہ جب دنیا کی حالت

ظہر الفساد فی البر والبحر

(باقی دیکھیں ص۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اس کے نتائج

تقریر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر۔ برموقع جلسہ سالانہ

(۴)

امریکہ میں ایک اور اہم تبدیلی

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے اثر سے ایک اہم تبدیلی اہلِ امریکہ میں یہ ہوئی ہے کہ ان میں اسلامی علوم اور عربی زبان کا علم حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ پروفیسر حتّی کے قول کے مطابق:۔

انیسویں صدی کے آخری ربع میں تمام امریکہ میں صرف ایک استاد تھا جس نے عربی زبان کا کورس لیا۔ اس سے قبل جو لوگ عربی زبان کا کورس لیتے تھے وہ اس غرض سے ہوتا تھا کہ اس سے انہیں عبرانی یا دیگر سامی زبانیں سیکھنے میں مدد ملتی تھی۔ بالفاظِ دیگر امریکہ کی بعض یونیورسٹیوں میں سامی زبانوں کے عالم تو ہوتے تھے مگر عربی زبان کے عالم نہیں ملتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ایک لمبے عرصے تک اسلامی کلچر اہلِ امریکہ کے لئے مدفون خزانے کی شکل میں رہا۔

گزشتہ جنگِ عظیم تک امریکہ کی صرف دس یونیورسٹیوں نے عربی زبان کو اپنے ہاں داخلِ نصاب کیا مگر وہ بھی صرف گریجویشن کی سطح پر۔ پروفیسر حتّی کے خیال کے مطابق اسلامیات اور عربی زبان کے رواج نہ پاسکنے کی بڑی وجہ یہی تھی کہ یہاں کے باشندوں کو اسلام کے خلاف تعصّب تھا اور اس کے علاوہ یہاں کے لوگوں کو اپنے نسلی تفوّق اور ذہنی برتری پر بھی اس قدر فخر تھا کہ وہ اپنے کلچر کے سوا دوسرے لوگوں کے علم اور کلچر کے مطالعہ کو بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے

ان وجوہات کی بناء پر امریکی تاریخ میں ایسے دَور بھی گزرے ہیں جب عربی یا اسلامیات کا مطالعہ کرنے والے طالبِ علم کے بارہ میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس کے دماغ میں کوئی نقص ہے۔ دوسری جنگِ عظیم نے امریکہ کو ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کر دیا جس کی وجہ سے اسے ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ دیگر اقوام کے خیالات اور نفسیات سے واقف ہو اور بالخصوص مسلمانوں کی تہذیب و تمدّن اور روایات سے۔ اس کے نتیجہ میں جنگ کے دَوران میں ہی امریکہ کی کئی یونیورسٹیوں میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کو نصاب میں داخل کر دیا گیا اور

اس وقت سے امریکہ میں شعوری طور پر یہ احساس پیدا ہوا کہ یہاں کے لوگ اسلامیات کے مختلف گوشوں سے تعارف پیدا کریں اور اسلامی ثقافت و تمدن کا مطالعہ کریں نیز ان مسائل کو بھی اپنے زیرِ مطالعہ لائیں جو آجکل عالمِ اسلام کو درپیش ہیں۔

چنانچہ سب سے پہلے ۱۹۴۷ء میں پرنسٹن یونیورسٹی نے اس کی طرف توجہ کی اور اس کے بعد مشی گن یونیورسٹی اور پھر ہاورڈ اور کولمبیا کی یونیورسٹیوں نے اسے اپنایا اور اپنے ہاں عربی اور اسلامیات کے سیکشن جاری کئے۔ اس کے بعد کیلے فورنیا، لاس اینجلز کی یونیورسٹیاں بھی اس پروگرام میں شامل ہو گئیں۔

اسی طرح کینیڈا میں
Mcgill University
نے ۱۹۵۲ء میں ایک ادارہ قائم کیا جس میں مذہب اسلام کے متعلق خاص طور پر تحقیقات کی جاتی ہیں۔ اس وقت امریکہ میں تقریباً بیس یونیورسٹیاں ایسی ہیں جہاں عربی زبان کے علاوہ اسلامی علوم، تاریخِ اسلام، اسلامی قانون، اسلامی فلسفہ وغیرہ علوم سے متعلق اعلےٰ پیمانے پر تعلیم کا انتظام ہے اور ان تمام مضامین میں ایم۔ اے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں دی جاتی ہیں۔

اس بارہ میں پروفیسر حتّی لکھتے ہیں:۔

"وقت قریب آرہا ہے جبکہ امریکہ کی کوئی یونیورسٹی ایسی نہیں ہوگی جس میں اسلامیات سے متعلق تعلیم اور ریسرچ کے مواقع و اسباب موجود نہ ہوں جن میں یہ کچھ نہیں ہوگا وہ اپنے آپ کو قابلِ فخر قرار نہیں دے سکیں گی۔"

(پاکستان ڈائری بحوالہ طلوعِ اسلام ۳ ستمبر ۱۹۵۵ء)

اب خدا کے فضل سے امریکنوں میں اسلام کے متعلق کتابیں لکھنے کا رجحان ترقی کر رہا ہے اور ان کے رویّے میں پہلے کی نسبت بہت تبدیلی آچکی ہے۔ اور اب جو کتابیں وہ لکھ رہے ہیں ان میں اسلام کے متعلق ان کا رویّہ ہمدردانہ ہے۔ چنانچہ ایک عیسائی محقق کا مضمون امریکن رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ کی جون ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں
Islam The Misunderstood Religion
کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے مصنفین نے اسلام پر کتب لکھی ہیں جن میں سے بعض کتب کے نام یہ ہیں:۔

(1) Islam – By Johan Alden william 1961.
(2) Understanding of Islam – By games Kritzee. 1960.
(3) Islam and The west – By Philip K. Hitti. 1962
(4) The Call of Minarat – By Kenth Cragg. 1956
(5) Islam The straight Path – By Kenth. w. Morgan

اس وقت جماعتِ احمدیہ کے چار مبلّغ امریکہ میں تبلیغِ اسلام کے کام میں مصروف ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے مبلّغین کی کوششوں سے اب تک خاصی تعداد میں امریکن حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے والے یہ مسلمان خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص اور اسلامی احکام پر عمل کرنے والے ہیں اور باقاعدہ جماعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ جماعتی اجلاسوں میں شریک ہوتے ہیں اور اشاعتِ اسلام کے لئے چندہ بھی دیتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کے علاوہ مسلمانوں کی اور بھی بہت سی جماعتیں ہیں۔ واشنگٹن میں سب سے اہم اسلامک سنٹر ہے جس کی تعمیر میں تمام اسلامی ملکوں نے حصہ لیا ہے اس تبلیغی سنٹر کے متعلق ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم ڈائریکٹر ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور جنہیں متعدد مرتبہ امریکہ جانے کا موقع ملا اور جنہوں نے وہاں کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ لکھتے ہیں:۔

"سب سے زیادہ عظیم الشان مسجد واشنگٹن میں بنائی گئی ہے جو تمام اسلامی مملکتوں کے چندے سے بنی ہے۔ اس کو اسلامک سنٹر کہتے ہیں۔ اس سنٹر پر غالباً ایک ملین ڈالر سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی نہ باقاعدہ نماز کا انتظام ہے اور نہ اسلام کے متعلق تعلیم و تلقین اور تبلیغ کا کوئی ادارہ ہے۔ بس ایک بے روح خوبصورت جسم ہے تعجب ہے امریکہ میں رہتے ہوئے بھی مسلمان عیسائیوں کے دینی اداروں سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتے کہ وہاں کس قدر اعلےٰ درجہ کی تنظیم اور تعلیم کا انتظام ہے نہ کوئی صحیح جذبہ دین ہے جو عمل کی صورت اختیار کرے اور نہ ہی کوئی معقول انسان ان مسجدوں کو ملتا ہے۔"

(ماہنامہ ثقافت ستمبر ۱۹۵۶ء)

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے یہی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے جو تمام دنیا میں تبلیغ کے لئے عیسائیوں کی طرح مشنری بھیجتا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔ اس فرقے کے علاوہ دیگر علماء اور ملّا فرقہ وارانہ مناقشوں میں الجھے ہوئے ہیں یا اپنی ذاتی اغراض کے احاطے سے باہر قدم نہیں رکھتے۔ تمام عالمِ اسلامی میں سے دس بیس اہلِ دل بھی ایسے نہیں مل سکتے جو امریکہ میں جا کر اسلام کا کام کر سکیں۔ ملّا جدید تعلیم سے عاری ہے اور ہمارے مغرب زدہ تعلیم یافتہ لوگ نہ مسجدوں کی امامت پر آمادہ ہوتے ہیں اور نہ تبلیغ و تعلیم کا کام کرنا چاہتے ہیں۔"

(ماہنامہ ثقافت ستمبر ۱۹۵۶ء)

امریکہ میں اس وقت ۱۶ مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں جن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص اور جوشیلے احمدی پائے جاتے ہیں۔ امریکہ میں جماعتِ احمدیہ کو تبلیغِ اسلام کے کام میں جو بھاری کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے پاکستان میں امریکی سفارت خانے کا ترجمان "پے نوراما" (Panorama)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھتا ہے:۔

"1,000 American Converted to Islam by Ahmadiyya."

(۳؍ جنوری ۱۹۵۲ء صفحہ ۳)

یعنی امریکہ میں ایک ہزار نومسلم جماعتِ احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔

یہ خدا کا فضل ہے کہ اب امریکہ میں عیسائیت کی ناکامی کا آغاز ہو چکا ہے اور وہ دن دُور نہیں جب یہ عظیم برِّ اعظم اسلام کی آغوش میں ہوگا۔

چند سال ہوئے ایک امریکن پادری نارمن ونسنٹ پیل (Norman Vincent Peal) نے امریکہ میں عیسائیت کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے مشہورِ عالم رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں لکھا تھا:۔

"گذشتہ سال موسمِ بہار میں عوامی رجحانات کا جائزہ لینے کا ایک خاص اہتمام کیا گیا تھا اس کے نتیجہ میں پتہ چلا کہ گرجوں میں حاضری روز بروز گر رہی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کا اثر روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے ان کی تعداد پہلے کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

ایک اور جدید رجحان یہ ہے کہ بائیبل کو خدا کا مستند الہامی کلام تسلیم کرنے میں پس و پیش سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ اب محض ایک دینی کتاب کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اور اس منہ بولتی تصدیق کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی کہ "خداوند کا فرمان یہ ہے۔" یقیناً خداوند کا فرمان اور انا جیل وہ بنیادیں ہیں جن پر پروٹسٹنٹ ازم قائم ہے۔ جب یہ بنیاد ہی کمزور ہو جائے تو پھر پوری عمارت کا متزلزل ہونا لازمی ہے۔"

(بحوالہ انصار اللہ دسمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۴۲-۴۳)

افریقن مشنز

برِّ اعظم افریقہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو جو کامیابی حاصل ہو رہی ہے اس کی آنکھوں دیکھی کیفیت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے گذشتہ سال احبابِ جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ اس برِّ اعظم میں اسلام کی تبلیغ کا جو عظیم الشان کام ہو رہا ہے ان سب کا اس مختصر سے وقت میں احاطہ مشکل ہے۔ بہر حال انتہائی اختصار کے ساتھ بعض موٹی موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔

مغربی افریقہ میں ہمارے مشن غانا نائیجیریا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں ہیں۔ مشرقی افریقہ میں کینیا۔ یوگنڈا۔ اور تنزانیہ میں قائم ہیں۔ جنوبی افریقہ میں بھی مشن قائم ہے لیکن ابھی تک بعض مشکلات کی وجہ سے وہاں کسی پاکستانی مبلغ کو نہیں بھجوایا جا سکا۔ لیکن وہاں کی مقامی جماعتِ احمدیہ بڑے اخلاص اور جوش سے فریضۂ تبلیغ ادا کر رہی ہے۔ عیسائیت تقریباً پونے دو سو سال سے اس برِّ اعظم میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے اور اس نے اسلام کو یہاں نیست و نابود کرنے کی انتہائی کوشش کی مگر وہ اپنی ان کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

احمدیت کے ذریعہ افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا آغاز کیسے ہوا۔ یہ بھی ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقے کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمیں بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر بھی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ ٹل سکے۔ چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیئے۔ اس بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور سامان بھی پیدا کر دئے جن سے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا کام زیادہ مستحکم ہوتا چلا گیا مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا۔ (نعوذ باللہ) میں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسکے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اسکے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور بجائے اسکے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۲۵؍ مارچ ۱۹۶۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ سے اس برِّ اعظم میں بڑی اہم جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جماعتِ احمدیہ نے مغربی افریقہ میں مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے بھی ٹھوس خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس وقت غانا میں ۲۸ سکول ہیں۔ نائیجیریا میں ۱۰ سکول اور سیرالیون میں ۲۱ سکول ہیں۔

سکولوں کا قیام ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا اعتراف ان ممالک کے رہنے والے خواص و عام سبھی کرتے ہیں۔ مصر کے ایک شہری جو مغربی افریقہ کا دورہ کر کے آئے انہوں نے جامعہ الازہر کے ترجمان مجلہ الازہر جولائی ۱۹۵۸ء کے شمارہ میں لکھا:۔

ولھم نشاطٌ بارزٌ
فی کافۃ النواحی و
مدارسھم ناجحۃ
بالرغم من ان
تلامیذھا لایدینون
جمیعًا بمذھبھم۔

یعنی "جماعتِ احمدیہ کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی طور پر کامیاب ہیں ان کے مدارس بھی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ باوجودیکہ ان کے مدارس کے تمام طلباء ان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔"

تمام مغربی افریقہ میں مسلمانوں کے سکول کھولنے کی ابتداء جماعت کی طرف سے ہی کی گئی۔ اب بعض مقامات پر دوسرے مسلمانوں نے بھی سکول کھولے ہیں۔ سکولوں کے علاوہ مغربی افریقہ کے اکثر علاقوں میں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں جماعت کی طرف سے اخبارات شائع کئے جا رہے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی ترقی اور بہبودی کے لئے ایک نمایاں خدمت سرانجام دی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کو ایک اہم حیثیت حاصل ہے گو آبادی کے تناسب کے لحاظ سے احمدیوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں لیکن جب بھی مسلمانوں کی کسی خوبی کا ذکر ہو جماعتِ احمدیہ کو ہی پیش کیا جاتا ہے اور اگر مدارس کا ذکر ہو تو احمدی مدارس کو ہی بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ غرض ہر میدان میں جماعتِ احمدیہ کو ہی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تصور کیا جاتا ہے۔

(باقی)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا امتحان

۵؍ مارچ ۱۹۶۷ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد مبارک میں ہوگا۔ متعلقہ کارکنان مطلع رہیں نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم۔ سورۃ النساء کا ترجمہ اور مختصر تفسیر } ۷۵ نمبر
۲۔ علم کلام۔ رسالہ "اسلام اور جہاد" }
۳۔ انٹرویو عام دینی سوالات ۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تقریبِ رخصتانہ اور درخواستِ دعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم ایم اے کی تقریبِ رخصتانہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۶۶ء کو بمقام ربوہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد بھی شامل ہوئے۔ تقریب کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

میری بیٹی (ناصرہ بیگم) کا نکاح مؤرخہ ۲۹/۶/۶۵ کو مرزا مبارک محمود صاحب بی۔ ایس سی کے ہمراہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری حال ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(مرزا عطاء الرحمٰن لوکل گورنمنٹ آفیسر لندن حال وارد ربوہ)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا دن ۲۷ جنوری اجلاس اوّل

آج کی کارروائی کا آغاز صبح سوا نو بجے مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔ نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ موضوع تھا "قرآن کریم کا حسن و جمال"۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مستورات کا اپنا پروگرام زیر صدارت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی شروع ہوا۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا خطاب

سب سے پہلے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی کی تقریر ہوئی۔ موضوع تھا "ہمارے معاشرے میں عورت کا کردار"

آپ نے فرمایا۔ معاشرہ عورت و مرد دونوں ہی سے وجود میں آیا ہے۔ دونوں کی اچھائی معاشرے کو اچھا بناتی اور برائی معاشرے کو برا بناتی ہے۔ عورت درحقیقت معاشرے کا ایک لازمی جزو ہے۔ اگر اس معاشرہ کی صحیح تربیت کی جائے تو ناممکن ہے کہ وہ آئندہ معاشرے میں قدم رکھنے والے نونہالوں کی بہترین تربیت نہ کرے۔ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ان چاروں حیثیتوں سے اسلام نے اس کو اعلیٰ اور ارفع مقام عطا فرمایا ہے۔ سو وہ اگر چاہے تو خدا تعالیٰ کے عطا کردہ حقوق کو اپنا کر کل معاشرے کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ مغربی تہذیب عورت کو مرد کے اور مرد کو عورت کے دائرہ عمل میں داخل کرنے لگی ہے۔ یہ سیدان تباہ کن ہے۔

قرآن مجید اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ عورت کو اسلام نے تمام مذاہب سے زیادہ آزادی دی ہے۔ مگر اس کا اصل دائرہ عمل اس کا گھر ہی رکھا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بچے کے ذہن میں شروع ہی سے پاکیزہ خیالات ڈالے اور زبانی تلقین کے ساتھ ساتھ اپنا عملی نمونہ بھی پیش کرے۔ کیونکہ صحیح تربیت کا طریقہ یہی ہے۔ بچے کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے تقلید کا مادہ رکھا ہے۔ وہ اپنی معلومات ماحول سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری صرف اور صرف والدین پر عائد ہوتی ہے اور خاص طور پر عورت پر جسے اولاد کی تربیت کرنے کے زیادہ مواقع

ملتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نائب صدر لجنہ مرکزیہ کی تقریر کے بعد ٹھیک گیارہ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے خطاب کرنے کے لئے تشریف لاتے۔

حضور نے تشہد اور تعوذ کے بعد سورۃ احزاب کی چونتیسویں آیت کی تلاوت کی۔ اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں سے بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ اس آیہ کریمہ میں بیان کی گئی دس خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کریں تو ان کو اتنا عظیم اجر دیا جائیگا کہ وہ پہلی تمام امتوں کی مستورات سے بڑھ جائیں گی۔ ان خصوصیات میں سے پہلی خصوصیت المسلمات ہے۔ یعنی حقیقی اور سچی مسلمان بننے کی کوشش کرو حتیٰ کہ اگر اسلام کی خاطر اپنی جان بھی دینی پڑے تو انتہائی بشاشت کے ساتھ یہ قربانی دے دو۔ حضور نے حضرت سمیہ ام عمار بن یاسر کی قربانی کا واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کہ ایثار کی یہی روح اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کے اندر دیکھنا چاہتا ہے۔ جب یہ پیدا ہو جائے تب ہی وہ اس اجر کی مستحق ٹھہرتی ہیں جو اجر عظیم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

دوسری صفت جس کا ذکر اس آیۃ کریمہ میں ہوا ہے المومنٰت ہے۔ یعنی آپ کا عمل اس بات کی شہادت دے رہا ہو کہ جو آپ کی زبان پر ہے وہ واقعی آپ کے دل نے محسوس کیا اور اسی کے مطابق آپ اعمال بجالا رہے ہیں۔

تیسری خوبی القٰنتٰت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ایسے رنگ میں کی جائے کہ اس کی عظمت اور خوف دل میں رہے اور اپنی عاجزی و انکساری کا احساس ہر دم موجود ہو۔

چوتھی صفت لفظ "الصّٰدقٰت" میں بیان ہوئی ہے۔ یعنی وہ جو دلیری سے حق بات کرتی ہیں اور یہ یقین رکھتی ہیں کہ جو عہد بیعت کے وقت اللہ تعالیٰ سے باندھا ہے۔ اس کو ہر حال پورا کرنا ہے

پانچویں خوبی "الصّٰبرٰت" یعنی جن امور سے اجتناب کرنے کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان سے باز رہا جائے اور کسی غم کے موقع پر جزع فزع نہ کیا جائے صابرہ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ دشمنوں کے مقابلہ پر بہادری سے ڈٹی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تکالیف برداشت کرنے والی ہوں۔

چھٹی صفت۔ "الخٰشعٰت" میں بیان ہوئی ہے۔ یعنی وہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتی اور اس سے ڈرتی ہیں۔

ساتویں صفت المتصدقٰت میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے یا نام و نمود کے لئے نہیں بلکہ محض رضائے الٰہی کی خاطر صدقہ و خیرات کرتی ہیں۔

آٹھویں صفت الصّٰئمٰت یعنی وہ احکام الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے مقررہ اوقات میں کھانا پینا ترک کر دیتی ہیں اور اس کی اجازت کے بغیر کچھ کھاتی پیتی نہیں۔ نویں اور دسویں خصوصیات یہ ہیں کہ وہ اپنی عصمت کی حفاظت کرنیوالی ہیں اور کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتی ہیں۔

خطاب کے آخری حصے میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ خوبیاں جن عورتوں کے اندر پیدا ہو جائیں انہیں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے یہ اجر وہ تحفہ ہے جو تمہارے رب نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ تمہارے سامنے یہ تحفہ پیش کر رہا ہے تو عاجزی کے ساتھ شکر کے ساتھ اسے قبول کرو اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والی بنو۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جس رنگ میں میری بہنوں کو دیکھنا چاہتا ہے وہ رنگ خود ان پر چڑھا دے۔

حضرت اقدس کی یہ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس تقریر کے بعد حضور کی اقتداء میں تمام حاضر خواتین نے بیعت کے الفاظ دہرائے جس کے بعد سوا بارہ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی دو بجے مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوئی جو قریباً ۲½ گھنٹے تک جاری رہی پونے پانچ بجے شام دوسرے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا دن ۲۸ جنوری۔ اجلاس اوّل

آج کی کارروائی کا آغاز صبح ۹-۱۵ بجے تلاوت قرآن مجید کے ساتھ مردانہ جلسہ گاہ سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مستورات کا اپنا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے محترمہ سلیمی اجمیبی صاحبہ کوئٹہ نے تقریر کی موضوع تھا "دور حاضرہ اور ہماری ذمہ داریاں"۔ محترمہ سلیمی اجمیبی صاحبہ کی تقریر کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم اے کی تقریر شروع ہوئی موضوع تھا ذکر الٰہی" ان کی تقریر کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت کی تقریر ریلے کی گئی۔ "موضوع تھا" مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔"

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب

اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے حاضرات سے مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے مسجد و نمارک کے لئے چندہ فراہم کرنے کی تحریک فرمائی آپ نے فرمایا کہ ابھی تک پونے چار لاکھ روپے کے وعدہ جات اور سوا تین لاکھ کی وصولی ہوئی ہے جبکہ لاگت کا تخمینہ پانچ لاکھ روپے ہے۔ سو ہماری مستورات کو چاہیئے کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں اور مطلوبہ رقم کو جلد سے جلد پورا کر دیں تا تعمیر کا کام رکنے نہ پائے۔

حضرت سیدہ موصوفہ کی اس تحریک پر خواتین نے اس فدائیت کے ساتھ لبیک کہا کہ چند لمحات کے اندر اندر نقدی اور زیورات کی صورت میں قریباً آٹھ نو ہزار کی ادائیگی ہو گئی اور تینتیس ہزار کے وعدہ جات موصول ہوئے۔

بعض غیر از جماعت خواتین جو اس موقع پر موجود تھیں ایثار و قربانی کے اس نظارے کو دیکھ کر بے اختیار بول اٹھیں کہ "ہم نے دنیا میں لوگوں کو اس طرح دیوانہ وار لیتے تو دیکھا ہے مگر دیتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا"۔

حضرت سیدہ موصوفہ کے اس خطاب کے بعد اجلاس اوّل کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجلاس دوم کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوئی جو قریباً ۲½ گھنٹے تک جاری رہی آخر میں حضور پُر نور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی ہمارا جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

جماعت احمدیہ پشاور

(مرسلہ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

۱ - مختار احمد صاحب بٹ ۱۴۰/-
۲ - ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ۹۷/-
۳ - میاں عبدالشکور صاحب ۶۳/-
۴ - مشتاق احمد صاحب برائے راجہ خورشید احمد صاحب مرحوم ۶۱۰/-
۵ - چوہدری بشیر احمد خاں صاحب ۱۴۰/-
۶ - عبدالرؤف صاحب ۱۲/-
۷ - صوبیدار فضل الٰہی صاحب ۲۰/-
۸ - حاجی بختیار احمد صاحب ۲۲۴/-
۹ - ڈاکٹر رشید احمد صاحب ۲۵۰/-
۱۰ - ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ۱۱۰/-
۱۱ - خورمن خان صاحب ۹۹/-
۱۲ - مرزا بشیر احمد صاحب ۲۰/-
۱۳ - سید محمد نور صاحب ۸۸/-
۱۴ - محمد اسلم صاحب بھٹی ۱۱/۵۰
۱۵ - عبدالغفار صاحب ڈوگ ۵۶/-
۱۶ - چوہدری رکن الدین صاحب ۷۴/-
۱۷ - بشیر الدین صاحب سامی معہ اہلیہ ۲۵/۵۰
۱۸ - ڈاکٹر غلام احمد صاحب مع اہلیہ ۱۵۰/-
۱۹ - ملک مبارک احمد صاحب ۷۰/-
۲۰ - چوہدری ناصر احمد صاحب ۳۸/۷۵
۲۱ - منور احمد صاحب محمود ۶۰/-
۲۲ - عبدالحمید صاحب ۴۰/-
۲۳ - شیخ خلیل احمد صاحب ۱۶/-
۲۴ - حبیب الرحمٰن صاحب ۱۸۲/-
۲۵ - والدہ خلیل احمد صاحب ۱۰/-
۲۶ - مفتی حامد حسین صاحب ۱۰/-
۲۷ - رستم خاں صاحب مرحوم ۱۰۰/-

جماعت احمدیہ پٹاگانگ

(مرسلہ مکرم محمد انور صاحب سہگل سیکرٹری تحریک جدید)

۱ - غلام احمد خاں صاحب ۱۳۰/-
۲ - کرنل جی ایم اقبال صاحب ۴۴/-
۳ - محمد یوسف علی صاحب معہ اہلیہ ۱۰۷/-
۴ - عبدالرحیم صاحب یونس معہ اہلیہ ۷۳/-
۵ - محمد انور صاحب سہگل معہ اہلیہ ۲۱۰/-
۶ - ڈاکٹر شفیق صاحب سہگل ۱۳۷/-
۷ - سلیم الدین احمد صاحب ۲۵/-
۸ - نور الدین احمد صاحب معہ اہلیہ ۳۳/-
۹ - محمود احمد صاحب معہ اہلیہ ۱۹۳/-
۱۰ - محمد صالح صاحب ۸۰/-
۱۱ - سید محمد ابراہیم صاحب ۴۰/-
۱۲ - جلال الدین اکبر صاحب ۱۱/-
۱۳ - سید احمد رضا صاحب ۱۵/-
۱۴ - عزیز الرحمان صاحب چوہدری ۱۱/-
۱۵ - عبدالسمیع صاحب پرویز ۱۲/-
۱۶ - عبداللہ چوہدری صاحب ۳۲/-
۱۷ - سید عبدالستار صاحب معہ فیملی ۷۰/-
۱۸ - لطیف الحق صاحب معہ اہلیہ ۵۰/-
۱۹ - مسعود الحق صاحب معہ اہلیہ ۱۹/-
۲۰ - شمیم احمد صاحب ۱۱/-
۲۱ - میر مبارک احمد صاحب ۱۱/-
۲۲ - عبدالستار صاحب ۳۰/-
۲۳ - ماسٹر صلاح الدین، ضیاء الدین فلاح الدین نظامی ۲۱/-
۲۴ - والدہ و اہلیہ غلام احمد خاں صاحب ۸۵/-
۲۵ - اہلیہ صاحبہ نظام الدین صاحب ۱۰۵/-
۲۶ - بیگم محمد یعقوب صاحب ۱۹/۵۰
۲۷ - سید عبدالستار صاحب ۲۳/۵۰
۲۸ - سید خواجہ احمد صاحب ۳۲/۵۰
۲۹ - بیگم میر حبیب علی صاحبہ ۲۳/۵۰

دس روپیہ سے کم ادا کرنے والے مجاہدین

۳۰ - بیگم بدر الدین احمد صاحبہ
۳۱ - تسنیم نظامی
۳۲ - طاہر نظامی صاحبہ
۳۳ - حکیمہ النساء صاحبہ

جماعت احمدیہ منگلا ڈیم

(مرسلہ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ)

۱ - سید نذیر احمد صاحب معہ لواحقین ۱۲۵/-
۲ - مرزا نذیر احمد صاحب ۵۶/-
۳ - مرزا محمد اسلم صاحب ۱۰/-
۴ - مقبول احمد صاحب ۱۰/-
۵ - احمد عمر صاحب معہ والدہ ۴۶/-
۶ - راجہ محمد یوسف صاحب خادم ۱۱/-
۷ - داؤد احمد صاحب ۳۶/-
۸ - چوہدری مبارک احمد صاحب ۱۱/-
۹ - چوہدری عنایت اللہ صاحب ۳۲/-
۱۰ - سیٹھی فدا الحق صاحب ۲۰/-
۱۱ - محمد امین صاحب آف ربوہ ۱۶/-
۱۲ - ظہور الدین صاحب معہ لواحقین ۵۱/-
۱۳ - محمد اسحٰق صاحب بٹ معہ اہلیہ ۲۵/-
۱۴ - رفیع الدین صاحب بٹ معہ اہلیہ ۴۶/-
۱۵ - چوہدری اعجاز احمد صاحب ۲۱/-
۱۶ - محمد ابراہیم صاحب بٹ ۱۳/۵۰
۱۷ - مرزا بشارت احمد صاحب ۱۵/۵۰
۱۸ - مشتاق احمد صاحب گوجرہ ۱۱/-
۱۹ - بشیر احمد صاحب (رنگ گیپ) ۱۱/-
۲۰ - فضل عمر صاحب ۱۸/-

جماعت احمدیہ گوجر خان

مرسلہ مکرم محمد امین صاحب سیکرٹری تحریک جدید

۱ - بیگم میجر منیر احمد صاحب شہید ۷۹/-
۲ - بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید ۴۰/-
۳ - خواجہ عبدالقیوم صاحب ۲۷/-
۴ - خواجہ عبدالواحد صاحب معہ لواحقین ۸۱/۲۵
۵ - خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ۱۱۷/۵۰
۶ - ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مع اہلیہ ۴۱/-
۷ - شیخ محمد عبداللہ صاحب ۱۳/-
۸ - حبیب اللہ صاحب معہ لواحقین ۲۶/۷۵
۹ - شیخ محمد رفیق صاحب ۱۱/۲۵
۱۰ - مریم بانو صاحبہ ۲۶/۲۵
۱۱ - دایہ حفیظ صاحبہ ۲۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

کے مصداق ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی سنت کیا ہے؟ قرآن کریم میں ہی آپکو نظر آجاتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اگر ان تھوڑے سے الفاظ پر کچھ غور کرتے تو آپ کو وہ روشنی کی کرن نظر آجاتی جو آپ کے خلوص اور آپ کی نیک نیتی اور آپ کی سعی و کوشش کو پُر نور کر دیتی۔ مگر آپ عقل کے اندھیروں میں پڑے رہے اور آپ کو وہ نور کی کرن دکھائی نہ دی اور آپ نے اس تاریکی کی فضا میں "القادیانی والقادیانیت" تصنیف فرما دی گویا آپ نے اس سوراخ کو ہی بند کر دیا جہاں سے وہ نور کی کرن چھن کر آپ کے دل و دماغ کو روشن کر دیتی۔

اعلان نکاح

میرے چھوٹے لڑکے عزیزی لطیف محمد شر ما صاحب ایم۔ ایس۔ سی کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بروز پیر مورخہ ۳۰/۱/۶۷ بوقت بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ جمیلہ پروین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت خان فضل الٰہی خاں صاحب درویش قادیان بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے اور جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

خاکسار طالب دعا فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ از کراچی

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اکسیر اپھارہ

جانوروں کا مہلک اپھارہ بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے یہ دوا گیارہ سال سے اس خوبی کیساتھ تقسیم ہو رہی ہے کہ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس اسی طرح اکسیر منہ کھر۔ اکسیر گل گھوٹو۔ خناق اور کنار وغیرہ جانوروں کی کامیاب دوائیں ہیں۔ قیمت ہر دوا کی یکساں فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن سو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ریڈ ریلوے بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

ضرورت

ہم کو اپنی انگریزی ادویات کی دکان میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب درخواست کے ہمراہ بالمشافہ ملیں۔ درخواست میں کم سے کم تنخواہ جو منظور ہو وہ بھی درج کریں۔

۱ - تین ڈسپنسر یا سیلز مین برائے انگریزی ادویات۔ درخواست میں گذشتہ تجربہ کی تفصیل بھی درج کی جاوے۔

۲ - ایک کلرک جو کہ Account کا کام بھی جانتا ہو۔ ٹائپ جاننے والے تجربہ کار آدمی کو ترجیح دی جاوے گی۔

شفا میڈیکو بالمقابل میو ہسپتال۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز مصالح صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ روز کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل کے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کے ساتھ جو نمبر درج کیا جاتا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری حاصل ہو جانے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹریان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۹۴ :- میں بی بی سائرہ

زوجہ صاحبزادہ عبدالوہاب صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرائے نورنگ ڈاک خانہ خاص ضلع بنوں صوبہ مغربی پاکستان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ۔

(۱) حق مہر مبلغ پانچ سو روپے جو بذمہ خاوند صاحب الادا ہے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے

(۱) طلائی کانٹے ایک تولہ مالیتی ۔/۱۲۴ روپے

(۲) طلائی ہار وزنی تین تولہ مالیتی ۔/۳۷۲ روپے

کل مالیت ۔/۴۹۶ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول ۔/۵ روپے ۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا بی بی سائرہ ۔ سرائے نورنگ ضلع بنوں ۔

گواہ شد :- عبدالرب خاوند موصیہ سرائے نورنگ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا سرائے نورنگ ۔ بنوں ۔

مسل نمبر ۱۸۵۹۵ :- میں امۃ الحفیظ

زوجہ صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے نورنگ ڈاک خانہ خاص ضلع بنوں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے ۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ۔

(۱) حق مہر مبلغ سات سو روپے جو بذمہ خاوند صاحب الادا ہے

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

طلائی ہار وزنی ۲½ تولہ مالیتی ۔/۳۱۰ روپے

طلائی کنٹھے وزنی ایک تولہ مالیتی ۔/۱۲۴ روپے

کل وزن ۳½ تولہ مالیت ۔/۴۳۴ روپے

اس کے علاوہ میری زرعی زمین تیس کنال ہے ۔ جو سرائے نورنگ ضلع بنوں میں ہے جس کی موجودہ مالیت ۔/۲۶۰۰ روپے ہے ۔ نوٹ :- اس میں زیادہ رقبہ قابل کاشت نہیں ۔ اور باقی زمین بارانی ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول ۔/۵ روپے)

الامۃ :- امۃ الحفیظ سرائے نورنگ ضلع بنوں

گواہ شد :- محمد شفیع بقلم خود خاوند موصیہ ۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ۔

مسل نمبر ۱۸۵۹۶ :- میں نعیم الرحمن

طارق ولد عبدالرحمن صاحب انور قوم ریحان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۲۵ روپے ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے ۔ نعیم الرحمن ۔

(شرط اول ۔/۲ روپے)

العبد :- نعیم الرحمن طارق ۔ ابن مولوی عبدالرحمن صاحب انور ۔ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

گواہ شد :- عبدالرحمن انور ربوہ

گواہ شد :- محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مرکزی ۔ حال ۔ ربوہ ۔

مسل نمبر ۱۸۵۹۷

میں غلام ربانی اکمل ولد مولوی گل محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دو صد روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ ۶۶/۹/۱ سے میری یہ وصیت منظور فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ۵۰ ۔ ۳ روپے)

العبد :- غلام ربانی اکمل مکان ۳ ۔ امین فضل شاہ بلڈنگ ولا زاک روڈ پشاور شہر ۔

گواہ شد :- محمد ثناء اللہ وصیت نمبر ۱۶۴۹۶

TONICS

طاقت کی ادویات

بےبی ٹانک کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے ۔ ۔ ۳ روپے
برین ٹانک دماغی تکان اور حافظہ کی کمزوری کیلئے ۔ ۔ ۳ روپے
جنرل ٹانک دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے ۔ ۔ ۴ روپے
سپیشل ٹانک جسم کی کمزوری اور کمی خون کے لئے ۔ ۔ ۵ روپے
سپیشل کورس خاص کمزوری کے لئے ۔ ۔ ۱۰ روپے
ری جوونیٹنگ کورس سپیشل کورس سے کہیں زیادہ طاقتور نسخہ ۔ ۔ ۲۰ روپے
سیلف کنٹرول نوجوانوں میں ضبط نفس کے لئے ۔ ۔ ۳ روپے
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال وارد پشاور

مسل نمبر ۱۸۵۹۸ :- میں سکینہ بیگم

زوجہ صاحب مصلح الدین قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۸/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ۔

(۱) حق مہر مبلغ پانچ سو روپے جو ابھی بذمہ خاوند ہے ۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

(۱) طلائی کانٹے وزنی سوا تولہ مالیتی ۔ ۔ ۱۷۵ روپے

(۲) انگوٹھیاں وزنی سوا تولہ مالیتی ۔ ۔ ۱۷۵ روپے

کل مالیت ۔ ۔ ۳۵۰

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول ۔/۱۰ روپیہ

الامۃ :- سکینہ بیگم

گواہ شد :- مصلح الدین خاوند موصیہ ۔ جیلی روڈ پشاور کینٹ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا پشاور ۶۶/۹/۲۱

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے
ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک قرآنی پیشگوئی اور اُس کا مہتم بالشان ظہور

اللہ تعالےٰ نے "بیت اللہ" کے ذریعہ دنیا کی متفرق قوموں کو پھر اکٹھا کر دکھایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے بیت اللہ کو بیت العتیق قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ نہیں بنایا بلکہ وہ پہلے سے بنا ہوا تھا۔

. . . .

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل کے ساتھ مل کر صرف پہلے نشانوں پر اس کی دوبارہ تعمیر کی تھی چنانچہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو چھوڑتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور جو دعا کی اس میں بھی یہ الفاظ آتے ہیں کہ رَبَّنَا اِنِّیْۤ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ (ابراہیم ع۶) کہ اے میرے رب میں اپنی اولاد کو تیرے مقدس گھر کے قریب اس وادی میں چھوڑ چلا ہوں جہاں نہ کھانے کے لئے کوئی دانہ ہے نہ پینے کے لئے کوئی چشمہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے بھی پہلے تعمیر ہو چکا تھا۔ اسی مضمون کی طرف اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ (آل عمران ع۱۰) یعنی سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے روحانی فائدہ اور ان کی ایمانی حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ اس میں ہر قسم کی برکتیں جمع کر دی گئی ہیں اور تمام دنیا کے لوگوں کے لئے اس میں فضل اور رحمت کے نشان اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ ... اس آیت میں وُضِعَ لِلنَّاسِ کے الفاظ اسی پیشگوئی کے بھی حامل تھے کہ اس گھر کے ذریعہ وہ لوگ جو متفرق ہو چکے ہوں گے پھر اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ یعنی عالمگیر مذہب کا اس کے ساتھ تعلق ہو گا اور ساری دنیا کو جمع کرنے کا یہ گھر ایک ذریعہ ہو گا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مختلف اقوام عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور اس طرح کعبہ تمام متفرق لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ یسعیاہ نبی نے بھی اس کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

" رب الافواج فرماتا ہے میں نے اس کو صداقت میں برپا کیا ہے اور میں اس کی تمام راہوں کو ہموار کروں گا۔ وہ میرا شہر بنائے گا۔ اور میرے اسیروں کو بغیر قیمت اور عوض لئے آزاد کرے گا۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ مصر کی دولت اور کوش کی تجارت اور سبا کے قدآور لوگ تیرے پاس آئیں گے اور تیرے ہوں گے وہ تیری پیروی کریں گے وہ بیڑیاں پہنے ہوئے اپنا ملک چھوڑ کر آئیں گے اور تیرے حضور سجدہ کریں گے وہ تیری منت کریں گے اور کہیں گے یقیناً خدا تجھ میں ہے اور کوئی دوسرا نہیں اور اس کے سوا کوئی خدا نہیں"۔

(یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۱۳، ۱۴)

اس پیشگوئی میں پہلی بات تو یہ بتائی گئی تھی کہ ایک خدا کا شہر بنایا جائے گا۔ چنانچہ ساری دنیا میں صرف بلد اللہ الحرام ہی ایک ایسا شہر ہے جو خدا کا شہر کہلاتا ہے۔ پھر بتایا گیا تھا کہ اس کو بنانے والا یعنی اس کی عظمت کو قائم کرنیوالا میرے اسیروں کو بلا اُجرت لئے چھڑائے گا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کر کے بلا کسی تاوان لینے کے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کی آواز بلند کر کے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اسی طرح آپ روحانی قیدیوں سے بھی یہی کہتے رہے کہ لَاۤ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا (انعام ع۱۰) یعنی میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی مصر کی دولت اور کوش کا مال فتح اور سبا کے قد آور لوگ آئے"

(تفسیر کبیر)

درخواست دعا

میری نانی اماں عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشرہ خانم بنت محمد شریف گلشن پرستون۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے بورڈ رونگ ٹرافی جیت لی

یہ خبر احباب کرام کے لئے باعث مسرت ہوگی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے انٹر کالجیٹ (بین الکلیاتی) رونگ ٹورنامنٹ میں امسال پھر اپنی چیمپئن شپ برقرار رکھ کر ٹرافی جیت لی۔ رونگ کا یہ ٹورنامنٹ ۷ فروری سے ۱۱ فروری تک لاہور میں دریائے راوی پر منعقد ہوا۔ تعلیم الاسلام کالج نے SCULLS B کی دوڑ اوّل پوزیشن سے شروع کی اور پانچ روز متواتر اپنی یہ پوزیشن برقرار رکھ کر ثابت کر دیا کہ وہ تمام کالجوں سے بہتر ٹیم ہے۔ اسلامیہ کالج لاہور ان مقابلہ جات میں دوم رہا۔ تعلیم الاسلام کالج کے مندرجہ ذیل کھلاڑیوں نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا:۔

(۱) چوہدری محمد نواز کاہلوں (۲) چوہدری مظفر احمد (۳) عبد الرحمان (۴) مسعود نیاز۔

(اللہ تعالےٰ یہ کامیابی کالج کے لئے مبارک کرے۔ آمین)

(حمید احمد۔ پریذیڈنٹ رونگ کلب تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی از یکم تا ۷ مارچ ۱۹۶۷ء

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کے حساب کا جائزہ مرتب کر کے تمام مجالس کو ارسال کیا جا رہا ہے اس سہ ماہی میں بقایا دار مجالس خصوصاً اور دیگر مجالس عموماً یکم مارچ سے ۷ مارچ تک ایک معین پروگرام کے تحت خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کریں۔ اور وصول شدہ رقوم جلد سے جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

متحدہ کوششیں وسیع الاثر ہوتی ہیں،

ہمارا ملک جن مراحل میں سے گزر رہا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ملی و ملکی خدمات کے لئے ہر آن مستعد رہے اور خدمت کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دے چنانچہ آج کل ہفتہ شجر کاری منایا جا رہا ہے یہ ایک بہت بڑی ملکی خدمت ہے اگر ہم سب مل کر اس کی کامیابی کے لئے زور لگائیں تو حیرات کن نتائج کی امید کی جا سکتی ہے کیونکہ متحدہ کوششیں برکت کا موجب ہوتی ہیں چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں "متحدہ عزم متحدہ ارادے اور متحدہ کوششیں اپنے اندر جو اثر رکھتی ہیں وہ بہت وسیع ہوتے ہیں"۔ (نائب قائد ایثار انصار اللہ)

لجنہ اماء اللہ کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

لجنہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والا امتحان اب فروری کی بجائے ۲۶ مارچ کو ہوگا تمام لجنات اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں۔ نصاب معیار اوّل جو ب لے اور اس سے اعلیٰ تعلیم پر مشتمل ہے درج ذیل ہے:۔

۱۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کے چار رکوع مع تفسیر

۲۔ کتاب "مسیح ہندوستان میں"

نصاب معیار دوم (۱) پارہ عم سورتیں با ترجمہ

۲۔ نصاب حصہ سوم (۳) دعائیں (الف) مسجد جانے کی دعا با ترجمہ (ب) بیمار پرسی کی دعا با ترجمہ (ج) گھر میں داخل ہونے کی دعا با ترجمہ

(نوٹ) نصاب حصہ سوم دفتر لجنہ سے منگوالیں قیمت ۷۵ پیسے ہے۔ (سیکرٹری تعلیم)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)